جناب صوفی عبدالرب

امت مسلمہ سے روحِ ولی اللّٰہی کا خطاب

بحرانوں اور آزمائشوں اور امریکی غلامی میں مبتلا امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستانی قوم جو گردوپیش کے ابتر حالات سے غافل ہو کر کرکٹ اور دیگر فضولیات ولغویات میں دو مہینوں سے ڈوبے ہوئے تھے، نظم میں غافل وکاہل اور عیش وطرب کے دلدادہ مسلمانوں کو خواب غفلت اور مستی سے جگانے کیلئے انہیں مخاطب کیا گیا ہے ___ (مدیر)

یہ دیکھ کیوں ہیں تعیش کے میکدے آباد
نہ پوچھ مسجدِ غرناطہ کیوں ہوئی برباد

یہ دیکھ کس نے بھرا روپ آج غیروں کا
نہ پوچھ ذوق میں اسلامیوں کے کیا ہے فساد

یہ دیکھ رسم ورہِ خسروانِ دیں کیا تھی
نہ پوچھ ٹوٹ گئی کیوں خلافتِ بغداد

یہ دیکھ سخت ہے کس درجہ بند لادینی
نہ پوچھ ہائے مسلمان ہوں گے کب آزاد!

یہ دیکھ کس نے محمد ﷺ سے بے وفائی کی
نہ پوچھ قومِ مسلماں ہے آج کیوں ناشاد

یہ دیکھ خوار سے مسلم ہے خوار ترکہ نہیں
نہ پوچھ تیز ہے کیوں لجۂ لبا المرصاد

یہ دیکھ کون ہے مصداق حرف یَلْبِسَکُم
نہ پوچھ قہر خدانے کسے کیا برباد

جو مٹ رہے ہیں رئیس اُن کی خوابگاہیں دیکھ
نہ پوچھ حشر طلسمات جنت شداد

نہ دل میں شوقِ اطاعت نہ ذوقِ ایمانی
ترے ہوس کی عمارت ہے سخت بے بنیاد

کدھر چلا ہے کدھر راہ ہے کہاں منزل
یہ تیرا وقت! یہ مشکل! یہ سعی لاحاصل!

تری حقیقت ہستی ہے دانۂ اسپند
اگر ہو ضبطِ خلیلی تو شعلہ دے نہ گزند

ہمالیہ سے گذر جائے حد رفعت میں
وہ ذرہ جس کے تب وتاب میں ہو عزم بلند

کمال جادۂ لا ترکنوا کی منزل ہے
سوال کر نہیں سکتا فقیر غیرت مند

زمین سے اپنی اُبھر کر بلند ہو جانا
بس اتنی بات کو کہتے ہیں رفعت الوند

حسینؓ بن کے ہزاروں حسین پیدا کر!
اگر یزید کی بیعت تجھے نہیں ہے پسند

منیٰ میں آج بھی لگتی ہے چوٹ سی دل پر
کہ یاد آتے ہیں بے طرح وہ اَب وفرزند

یہ بات ہوتی ہے پختہ یقین سے پیدا
کہ ناز دیکھ کے دل ہو نیاز کا پابند

تو انگری پہ صواب عمل نہیں موقوف — خدا سے روٹھ کے تقدیر کا گلہ تاچند
عجیب چیز ہے افلاس مرد مومن کا — یہ ہو تو سہل ہے فقرِ رسول ﷺ سے پیوند

گلہ زمانہ کا اے جان پاک زہر ہے زہر
سمجھ تو فلسفۂ نہی لا تسبوا الدھر

ہوائے صحن چمن لاکھ ہو نشاط انگیز — نہیں وہ ضبط مسلماں جو توڑ دے پرہیز
ہوئی جو بارش مے جام اُلٹ دیا میں نے — مرا پیالہ کبھی ہو نہیں سکا لبریز
متاع لذت آہ سحر گہی مت کھو — بہت کم ارز ہے اقلیم خسر و پرویز
تجھے یہ سیر گُل و غنچہ سازگار نہیں — اگر ہے ذوق دکھا سوز رومی و تبریز
اگر پسند نہیں تجھ کو گردشِ ایام — تو کیوں نہ اُٹھ کہ ہوا پیدا ہو کوئی رستا خیز
عجیب عقدہ کیا وا ''حکیم مشرق'' نے — زمانہ با تو نسازد تو بازمانہ ستیز
کسی سے پوچھ طریق صلاح کاریگر — عیار شرع نہیں کار نادر و چنگیز
نہ شہسوار نہ منزل سے آشنا ہے تو — عبث ہیں تیرے لیے تازیانہ و مہمیز
تمام قوت خیبر شکن ہے چنگیزی — نہ ہو ہلاکت مرحب جو مصلحت آمیز

مزاج چاہیے تیرا کہ خانقاہی ہو!
جو دل مقام الٰہی بدن سپاہی ہو!

تجھے قرار نہیں ابھی کسی پہلو — خود اپنے دل پہ ابھی تجھے نہیں قابو
تری نگاہ کا دامن ابھی ہے آلودہ — بھٹک رہی ہے ابھی تک تری نظر ہر سُو
بھری ہیں سر میں ہوائیں ہوا پرستی کی — شراب عشق سے خالی رہے نہ کیوں یہ کدو
نظام ملت بیضا ابھی درست نہیں — کہ ہے زباں پہ ابھی تک فسانۂ من ولو
عدو نے مل کے گلے خوب خوب کاٹے ہیں — زبانِ تیغ سے اب تک ٹپک رہا ہے لہو
اثر کہاں سے ہو پیدا تری خطابت میں — کہ آرہی ہے ترے نطق سے نفاق کی بو
ذرا ٹٹول تو پہلو میں قلب مومن کو — کہے تو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ
عمل بہت ہے مگر کیوں کوئی نتیجہ نہیں — عبث ہے سوزن بے رشتہ سے اُمید رفو
اثر کہاں سے ہو اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى کا — ابھی تو آبِ نجس سے کیا ہے تو نے وضو

بغیر پیروی حق اُبھر نہیں سکتا
بدن میں روح یقیں ہو تو مر نہیں سکتا

نظر اُٹھا تو سہی اداسیر نعمت و جاہ
فقیر مست کے پیروں تلے ہے تاج وکلاہ

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی ہیں
فراز چرخ کنم حکم بر ستارہ و ماہ

نہ خانقاہ وہ میری نہ مدرسہ کہ جہاں
نہ زندگی نہ محبت نہ معرفت نہ نگاہ

یہ وہ دیار ہے جس کی فضا میں بستی ہے
وہ زندہ قوم کہ جس کے لئے ہے موت گناہ

سنو ممات کے بندو کہ معتبر ہے فقط
حیات اُن کی جو مرتے ہیں فی سبیل اللہ

تُجَاهِدُونَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ
یہی ہے عشق یہی معرفت یہی ہے نگاہ

یہ معرفت ہے نہ اسٹیج پر نہ کالج میں
مرے بیاں پہ زمانہ کی چپقلش ہے گواہ

وہ خانقاہ ہے میری کہ جس کی راتوں میں
بلند غلغلہ لَآ اِلٰـــهَ اِلَّـــا اللّٰـــه

وہ مدرسہ ہے مرا جس کی درسگاہوں میں
معلم و متعلم ہیں سب "ولی اللہ"

مرا مزاج لڑکپن سے خانقاہی ہے
مرا ضمیر سپاہی دماغ شاہی ہے

نہ کج کلاہ ہے صوفی نہ صاحب اکلیل
گلیم و خرقہ نہ تن پر نہ دوش پر زنبیل

غنی ہوں صورت عثمانؓ فقیر مثل علیؓ
نہیں متاع کو میری غم کثیر و قلیل

مری نظر میں یم قلزم وزمین سویز؟
وہ رشک دشت و بیاباں یہ رشک دجلۂ و نیل

تمام سادہ و رنگین ہے زندگی میری
زہے طریقہ عبدالعزیزؒ و اسماعیلؒ

کہیں بلند تو ہو سید احمدی پرچم
کہ قافلہ ہے مرا گوش بر صدائے رحیل

ادب سے "یٰـــاَبَـــتِ افْـعَـلْ" کہے گلو میرا
کہیں سنائے تو "مَـــاذَا تَـرٰی" زبانِ خلیل

اٹھے جو مدرسہ و خانقاہ کا لشکر
بہم ہو قوت جبریل و صور اسرافیل

بہت قریب ہے نصرت اگر ہو عزم غزا
کہ فتح بدر فِـــئَـةٍ قَــلِيْـــلَـةٍ کی دلیل

ہمیشہ تیغ پہ کچھ منحصر نہیں ہے جہاد
دلوں میں ہو تو سہی پختہ جذبۂ تعمیل

یہی ہے مختصراً حکمتِ ولی اللہ
جمے تو مدرسہ و خانانقہ اُٹھے تو سپاہ